Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۹۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت: فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | یکم رجب ۱۳۹۳ھ ۲ ظہور ۱۳۵۲ہش ۲ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۷۵

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

### حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

ربوہ یکم ظہور۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے بذریعہ کیبل گرام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو یہ اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ حضور ۳۰ جولائی (بروز سوموار) کی شب کو لیک ڈسٹرکٹ سے بخیریت لندن واپس تشریف لے آئے ہیں الحمد للہ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے مرسلہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"لندن ۳۰ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج شام کو بخیریت لندن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اس سے قبل مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کے ایک خط محررہ ۲۲ جولائی ۷۳ء سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ جولائی بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کو کار کا ایک حادثہ پیش آگیا جس میں آپ کو کچھ چوٹیں آئیں محترم باجوہ صاحب کو حضور کی ہدایت پر ہسپتال داخل کروایا گیا تھا جہاں سے اب آپ فارغ ہو چکے ہیں آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے سے بہتر ہے۔ احباب محترم باجوہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز توجہ اور التزام کے ساتھ یہ دعائیں بھی جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اور حضور کے قافلہ کے دیگر ارکان کو اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور حضور بصحت و سلامتی اور غیر معمولی کامیابیوں کے ساتھ بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

## اخبار احمدیہ

ربوہ یکم ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں پشاور میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد مبلغ اسلام نے سیرالیون سے اطلاع دی ہے کہ وہ شدید کھانسی سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا لیتا ہے

### جو ہماری تعلیم پر عمل نہیں کرتا وہ دراصل ہماری جماعت میں سے نہیں ہے

"ہماری جماعت میں وہ داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام اُن سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے کس قدر دور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط کو پہنچاتے ہیں اسی طرح پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے سستی اور غفلت نہ کرے۔ ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے اس لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق ضرور کرنی چاہیئے۔"

(الملفوظ جلد ۴ صفحہ ۴۰-۴۳۶)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ماہ ظہور ۱۳۵۲ھش

# مخالفینِ حق کا ایک بنیادی خاصہ

اللہ تعالیٰ کے ماموروں کے ذریعہ قائم ہونے والی خدائی جماعتیں غلبۂ حق کی راہ میں پیش آنے والے ہر دُکھ ہر تکلیف، ہر مصیبت اور ان پر ڈھائے جانے والے ہر ظلم کو پوری بہادری اور جوانمردی سے برداشت کرتی چلی جاتی ہیں البتہ ان کے لئے جو چیز انتہائی اذیت ناک اور سوہانِ روح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے مخالفین ان کے خلاف ایک افتراء کے بعد دوسرا افتراء گھڑتے اور لوگوں میں اشتعال پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ افتراء پردازی کے اس سلسلہ کا ایک اور افسوسناک پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ افتراء پردازی اپنے خود ساختہ دین کے نام پر ایک مقدس فریضہ سمجھ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں اور اس نجاست کو حلال اور طیب سمجھ کر چٹ کرتے چلے جاتے ہیں چونکہ ان کے روحانی حواس ختم ہو چکے ہوتے ہیں اس لئے نہ انہیں اس نجاست کی عفونت کا کوئی احساس ہوتا ہے نہ اس کے مہلک اثرات ہی کی کوئی پرواہ۔

خدائی جماعتوں کے لئے ان کے مخالفین کی یہ افتراء پردازی اس واسطے روح فرسا اور اذیت ناک نہیں ہوتی کہ اس افتراء پردازی کو بہانہ بنا کر انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنایا جاتا ہے خدا کی راہ میں حق کی خاطر وہ ظلم سہنے کے لئے تو ہر دم تیار ہوتے ہی ہیں جو چیز ان کی روح کو اذیت پہنچانے کا موجب بنتی ہے اور وہ مضطرب ہوئے بغیر نہیں رہتے وہ مخالفین کا اخلاق انسانیت اور شرافت سے عاری ہونا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کا اپنا محافظ تو خود خدا ہے وہ بہرحال اپنے وعدے کے مطابق ان مظالم سے انہیں نجات دے گا اور ضرور دے گا لیکن اخلاق انسانیت اور شرافت سے عاری یہ عاقبت نااندیش لوگ خدائے قہار و جبّار کے قہر اور انتقام کا نشانہ بنے بغیر نہ رہیں گے، پھر ان کے لئے کوئی پناہ اور امان باقی نہ رہے گی۔ یہ امر خدائی جماعتوں کے لئے روح فرسا اس لئے ہوتا ہے کہ ان کی تمام تر کوششیں لوگوں کو خدائی امان کے نیچے لانے کے لئے وقف ہوتی ہیں جبکہ حق کے مخالف اور دشمن ظلم اور فساد کو بھڑکانے کے نتیجہ میں خدائی امان سے دُور ہی دور بھاگ رہے ہوتے ہیں۔

چونکہ خدائی جماعتوں کے مخالفین جھوٹ اور افتراء سے ضرور کام لیتے ہیں اور اس سے کسی صورت باز نہیں رہتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بار بار قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ۔ (المجادلہ آیت ۱۹) یعنی سنو! یہ لوگ (یعنی منکرین و مخالفین حق) جھوٹے ہیں۔ اسی طرح سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یَھْدِیْھِمُ اللّٰہُ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ۔

(النحل آیات ۱۰۵ و ۱۰۶)

جو لوگ اللہ کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ جھوٹ وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو اللہ کے نشانوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ پکے جھوٹے ہوتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ بعض مخالفین حق افتراء پردازی میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ جب وہ مرنے کے بعد خدا کے حضور پیش ہوں گے تو وہاں بھی افتراء پردازی سے کام لینے سے باز نہ آئیں گے اور اس طرح اپنے کیے کی سزا پائیں گے چنانچہ دُنیا اور آخرت ان کی افتراء پردازیوں اور ان کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْـَٔوْنَ عَنْہُ وَاِنْ یُّھْلِکُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔ وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ بَلْ بَدَا لَھُمْ مَّا کَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُھُوْا عَنْہُ وَاِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ۔

(الانعام آیات ۲۷ تا ۲۹)

اور وہ (مخالفین حق) اس (حق) سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دُور بھاگتے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو ہلاک نہیں کرتے اور پھر بھی سمجھتے نہیں اور اگر تُو انہیں (اُس وقت) دیکھے جب انہیں دوزخ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ کہیں گے کہ اے کاش! ہمیں ایمان کی حالت میں واپس لوٹا دیا جائے تو ہم آئندہ کبھی اپنے رب کے نشانوں کو نہیں جھٹلائیں گے۔ (تو تجھے ان کی تکذیب کی حقیقت معلوم ہو جائے) حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ وہ پہلے چھپایا کرتے تھے وہ اُن پر خوب کُھل گیا ہے اور اگر انہیں واپس لوٹایا جاتا تو وہ ضرور اس بات سے پھر جاتے جس سے انہیں روکا جاتا تھا اور وہ یقیناً اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ افتراء پردازی مخالفین حق کا ایک بنیادی خاصہ ہوتی ہے۔ وہ خدائی جماعتوں کے خلاف ایک افتراء کے بعد دوسرا افتراء باندھتے چلے جاتے ہیں اور بار بار جھوٹے ثابت ہونے کے باوجود بھی جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے سے باز نہیں آتے۔ وہ کمال ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہیں اور پھر مسلسل بولتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ مرنے کے بعد ہمارے روبرو حاضر ہوں گے اور ان کی افتراء پردازیوں کی وجہ سے انہیں جہنم کے آگے کھڑا کیا جائے گا تو وہ اس وقت بھی جھوٹ بولنے سے باز نہ آئیں گے اور کہیں گے کہ اگر ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں واپس لوٹا دیا جائے تو ہم خدائی نشانوں کا پھر کبھی انکار نہیں کریں گے اور ایمان کو مضبوطی سے تھام لیں گے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ پکے جھوٹے ہیں اگر ہم انہیں لوٹا دیں تو پھر یہ وہی کرتوت کریں گے جو پہلے کرتے تھے۔

خدائی جماعتوں کی نگاہ میں ایسے مخالفینِ حق کی حالت بہت قابل رحم ہوتی ہے جو مخالفت کے جوش میں افتراء پردازی سے کام لیتے ہیں اور ایک افتراء کے بعد دوسرا افتراء گھڑنے سے باز نہیں آتے اور اس طرح فتنہ و فساد برپا کرنے میں لگے رہتے ہیں اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ حق تو بہرحال غالب آکر رہے گا۔ البتہ یہ لوگ افتراء پردازی کے انجام اور خدائی عقوبت سے نہ بچ سکیں گے۔ کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ۔

(الزمر آیت ۴)

اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکرگزار کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھاتا

خدائی جماعتوں کو غم اس بات کا ہوتا ہے کہ ایسے کاذب اور مسرف ہدایت سے محروم رہ جائیں گے اور دُنیا ہی نہیں بلکہ آخرت کی روسیاہی بھی ان کے حصہ میں آئے گی۔

## قطعات!

مرے فانوسِ جاں کو روشنی بخش
مرے دل کو چراغِ مصطفیٰؐ کر
عطا کر مستیٔ عشقِ محمدؐ
مرے دل کو ایاغِ مصطفیٰؐ کر

مرا ماحول ہو مجھ سے منوّر
مجھے قندیلِ نورِ مصطفیٰؐ کر
مرے آقا کی خُو ظاہر ہو مجھ میں
مری جاں میں ظہورِ مصطفیٰؐ کر

مری ہستی کو دے نُورِ محمدؐ
مری ہستی کو مینارِ ضیا کر
اندھیری رات میں مانندِ انجم
بھٹکتے قافلوں کا رہنما کر

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# باہمی اُلفت و محبّت

مکرم جناب رفیق احمد صاحب ثاقب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اسلام نے باہمی الفت و محبت
اور اخوت پر بہت زور دیا ہے۔ اسی کے
نتیجہ میں اتحاد و اتفاق بڑھتا ہے۔ اسی
پر قوموں کی ترقی کے عروج کا انحصار ہے
باہمی محبت اور ایمان لازم و ملزوم ہیں۔
ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سرور کائنات
فخر موجودات حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى
تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا
حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ
عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ
تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ
(مسلم)

تم جنت میں داخل نہیں ہوگے۔ یہاں تک
کہ مومن بنو اور مومن نہیں بن سکتے جب
تک کہ آپس میں محبت نہ کرو اور کیا میں
تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو کروگے
تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگوگے السلام
علیکم کو اپنے درمیان ترویج کرو۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے پیارے
رسول کے اس مبارک فرمان کو بدل و
جان مانیں السلام علیکم کو ترویج کریں
کیونکہ اس میں باہمی الفت و محبت
اور اخوت کو بڑھانے کا راز مضمر ہے
محبت ایمان کا لازمی نتیجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ
قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ تم تمام دولت
بھی خرچ کر دیتے تو وہ الفت باہمی نہ
پیدا کر سکتے جو ہم نے اسلام کے ذریعہ
تمہارے اندر پیدا کر دی ہے اسلامی سوسائٹی
ہر فرد کو دوسرے کا بھائی قرار دیتا ہے
جس طرح ہم سگے بھائی سے ہمدردی
کرتے ہیں اسی طرح معاشرہ کا ہر فرد
ہمدردی کا حقدار ہے۔

اسلامی معاشرہ میں کوئی آدمی بھی
مصیبت یا مشکل میں مبتلا ہو یا کوئی نیک
مہم سرانجام دے رہا ہو تو اس کے ساتھ
تعاون کریں اور اس تعاون میں کوئی نمائش
یا ذاتی غرض نہ ہو بلکہ صرف محبت کا خالص
جذبہ کام کر رہا ہے اور جب مسلمان دوسرے
مسلمان کے دکھ درد میں شریک نہیں ہوتا
اور اسے رفع کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ
بہت بڑے اخلاقی فریضہ سے کوتاہی کرتا
ہے۔ اگر کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو تو اس
کی عیادت کرنی چاہیئے اگر محتاج ہو
تو اس کی دستگیری کرنا چاہیئے ان
ہی باتوں سے باہمی الفت و محبت
اور اخوت بڑھتی ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ
حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا
يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (بخاری)

کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا
جب تک وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز
پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے
یعنی اگر اپنے لئے آرام سکھ اور بھلائی
چاہتا ہے تو دوسرے کے لئے بھی یہی
چاہے اور جب تک ایک مسلمان انسانی
ہمدردی کے جذبہ کے تحت دوسروں کی
ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کوشاں رہتا
ہے۔ اللہ تبارک تعالےٰ بھی ایسے شخص کی
حاجت روائی کرتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہمی محبت و
اخوت اور اتحاد و اتفاق کی بنیادی
اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں
آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی
نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے
وہ کمزور سے محبت کرے میں سنتا ہوں
کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق
سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے
حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے
محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق
سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ
ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی
نہ کی جاوے اسی طرح پر بگڑتے بگڑتے
انجام بد ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کو یہ منظور
نہیں جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض
کی ہمدردی کرے پردہ پوشی کی جاوے
جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود
ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں
اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ
کر سمجھتے ہیں ایک شخص کا بیٹا ہو اور
اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس
کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو
الگ سمجھایا جاتا ہے۔ اسی طرح
بھائی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اور بھی
نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے پھر
جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق
یہی ہیں یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا
تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمت اخوت یاد دلائی ہے
اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی
اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی
اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے
بہت امیدیں دلائی ہیں اس نے وعدہ کیا ہے۔

جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت
قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر
غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء
کے دن ہیں اور کمزوری کے ہیں ہر ایک
شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح
کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے
دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا۔ دل آزاری
کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے
کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں
اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ
ہے اب تم میں ایک نئی برادری اور
نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے
منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے
یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر
غریب۔ بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے
لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے
کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں
اور عزت کریں اور امیروں کا فرض
ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو
فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی
ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب
کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک
ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸-۳۴۹)

حضور فرماتے ہیں:۔
"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں
کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں
اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی
اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور
تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ
تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور
کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک
دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر
ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو
ترجیح دیوے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۶-۲۶۷)

پھر جو لوگ آپس میں الفت و محبت اور
اخوت سے نہیں رہ سکتے اور باہم جھگڑتے
اور ایک دوسرے کے در پے آزار ہوتے
ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں
نہایت زوردار الفاظ میں خبردار کرتے
ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نصیحت کرتا ہوں اور
کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں
اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے
لے کر آیا ہوں اوّل خدا کی
توحید اختیار کرو دوسرے
آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر
کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں
کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی
جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی
كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِكُمْ۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب
جماعت میں باہمی محبت و الفت۔ ہمدردی و
غمخواری اتحاد و اتفاق کے لئے اللہ جل
شانہ کے حضور درد مندانہ دعا مانگتے
تھے آپ کی اس خاص اور درد مندانہ دعا کو
آپ کے ہی مبارک کلمات میں پیش کرنے کی سعادت
حاصل کر رہا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ جب تک مجھ میں
دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے
کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں
کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا
کرکے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور
تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے
اٹھا دے اور باہم سچی محبت عطا کر دے
اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت
قبول ہوگی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع
نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں
کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ
کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے۔
جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی
اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو۔ تو اس کو
اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف
کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے
اور اس کی جگہ کوئی اور لا۔ جس کا دل نرم
اور جس کی جان میں تیری طلب ہو اب میرا
یہ حالت ہے کہ بیعت کرنیوالے کثیر ہیں الیا

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# مکرم خان میر خان صاحب افغان مرحوم کا ذکر خیر

مکرمہ ناصرہ افشانی صاحبہ بنت حبیب اللہ خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ

میرے دادا جان مکرم خان میر خان صاحب افغان ولد علی گل خان صاحب پٹھانوں کے درانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آپ کے والد یعنی ہمارے پڑدادا علی گل خان اپنی قوم کے ایک معزز فرد تھے۔ بادشاہ وقت امیر یعقوب خان والی افغانستان کے دربار میں رسائی رکھتے تھے۔ جب والی افغانستان روس کے سفر پر گئے تو میرے پڑدادا بھی ان کے ساتھ تھے امیر یعقوب خان کے زوال کے بعد امیر عبدالرحمٰن خان نے حکومت سنبھالی تو ہمارا خاندان بھی تاریکی میں چلا گیا۔ لیکن بعد میں تجارت کے ذریعہ ہمارے خاندان نے کافی اچھی پوزیشن حاصل کر لی۔ ان کے تجارتی قافلے کابل سے مزار شریف اور پشاور آتے جاتے رہتے تھے حتیٰ کہ ایک وقت میں ہمارے دادا اور ان کے بھائیوں کے پاس بہم گھوڑے ہو گئے جو اس زمانے میں ایک متاع سمجھی جاتی تھی۔ امیر امان اللہ خان کے زمانہ میں صافی قبیلہ نے حکومت وقت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا اس کے نتیجہ میں نادانستہ طور پر ہمارے خاندان پر بھی اثر پڑا۔

ہمارے خاندان میں احمدیت ہمارے دادا جان کے ذریعہ آئی۔ ہمارے دادا جان اور ان کے بھائی صوفیاء کے سلسلہ نقش بندی سے تعلق رکھتے تھے ان کا مرشد بخارا میں اور ان کے خلیفہ جن کا نام عبدالرحمان تھا کابل میں رہتے تھے خلیفہ عبدالرحمان صاحب کشف و رؤیا تھے۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ عبدالرحمان صاحب نے اپنے خاص خاص شاگردوں (جن میں میرے دادا ان کے بھائی اور عبدالاحد خان صاحب درویش کے علاوہ باجوڑ کے وہ نوابین بھی شامل تھے جو انگریزوں کے خلاف بغاوت کی وجہ سے اپنا علاقہ چھوڑ کر کابل آ گئے تھے) کو کہا کہ یہ یعنی حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ برحق شہید ہوئے ہیں۔ اور کہ امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ میں ان پر ایمان لے آیا ہوں تم میں سے جن کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ایمان لے آئے اور اگر تم میں سے کوئی صاحب ان تک پہنچ سکے۔ تو میرا اسلام پہنچا دے چنانچہ میرے دادا جان ان کے بھائی خائستہ میر خان صاحب اور عبدالاحد خان صاحب درویش نے قادیان آنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنے کا فیصلہ کیا لیکن راستہ میں ہی بھائیوں نے واپس کر دیا۔ اگلے سال پھر انہوں نے کوشش کی لیکن بھائیوں کے ہاتھوں واپس لے جائے گئے۔ بلکہ اس دفعہ بھائیوں نے سختی بھی کی دادا جان کو تھپڑ مارے۔ برا بھلا کہا۔ تیسرے سال پھر جب ان کا قافلہ تجارتی مال لے کر کابل سے پشاور آیا تو عبدالاحد خان صاحب (جو قافلہ کے ساتھ آئے تھے) دادا جان اور ان کے بھائی کو موقع مل گیا۔ یہ تینوں مسجد احمدیہ پشاور آ گئے یہاں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحومؓ کے خسر حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوریؓ سے ملاقات ہوئی حضرت مولوی صاحب نے ایک کاغذ پر تین نام لاہور۔ امرتسر بٹالہ لکھ کر دیئے اور کچھ معلومات زبانی بہم پہنچائیں اور ان تینوں کو پشاور سے گاڑی میں بٹھا دیا۔ لاہور ان کے لئے اجنبی شہر تھا یہاں ایک آدمی کو چٹ دکھائی اس شریف آدمی نے پیسے لے کر امرتسر کا ٹکٹ خرید کر امرتسر کی گاڑی میں سوار کر دیا امرتسر اترنے پر میرے دادا جان نے کسی کے بتانے پر بٹالہ کا ٹکٹ لیا اور وہاں سے قادیان کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ اجنبیت پوری طرح حائل تھی۔ کیونکہ یہ تینوں بزرگ مقامی زبان اور پنجاب کے رکھ رکھاؤ سے قطعاً ناواقف تھے۔ لیکن شوق اور لگن تھا کہ لئے جا رہی تھی قادیان پہنچنے پر معلوم ہوا کہ اسی سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو چکا ہے۔ اس خبر سے ان کا برا حال ہوا اور امام الزمانؑ کی زیارت کی حسرت سوہان روح بن گئی۔ چونکہ فطرت سعید تھی۔ اور دل نور ایمان سے منور۔ اس لئے بیعت میں دیر نہ کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے ہاتھ پر کی بیعت سے مشرف ہوئے اور موسم سرما مسیح پاک کی بستی میں گذرا۔ اور اس طرح احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو گئے ادھر دادا جان کے دو بھائی ان کی تلاش میں پشاور سے لاہور ہوتے ہوئے امرتسر تک پہنچے۔ جب کہیں نہ ملے تو مایوس ہو کر پشاور واپس چلے گئے اور اپنا قافلہ لے کر کابل روانہ ہو گئے۔ دادا جان کے یہ دونوں بھائی احمدیت قبول نہ کر سکے ان میں سے ایک کا بیٹا ہمارے دادا جان کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گیا قادیان میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد دادا جان اور ان کے بھائی کابل چلے گئے۔ اور اپنے بھائیوں کو اپنی بیعت کی اطلاع دی بعد ازاں مختلف وقتوں میں قادیان آتے جاتے رہے۔ آپ کی ایک اہلیہ قادیان میں رہائش پذیر تھیں۔ اور دوسری کابل میں اس لئے اکثر آمد و رفت رہی۔ ہماری بڑی دادی امۃ اللہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی سید احمد نور صاحب کابلیؓ کی صاحبزادی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحابیہ ہیں۔ ان دنوں قادیان میں رہائش پذیر تھیں۔ دوسری دادی صاحبہ بھی ۱۹۳۱ء میں بال بچوں سمیت قادیان آ گئی تھیں۔

دادا جان احمدیت کی وجہ سے کابل میں قید بھی ہوئے۔ امیر امان اللہ خان والی افغانستان کے زمانہ میں جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے بچوں کو دوبارہ قید و بند کی مصیبتوں میں مبتلا کیا گیا تو اس وقت میرے دادا خان میر خان صاحب اور ان کے بھائی خائستہ میر خان صاحب بھی انہی کے ساتھ قید رہے ان دنوں ہمارے خاندان کا اچھا اثر و رسوخ تھا۔ جلد ہی بڑے بھائیوں نے میل ملاپ کر کے رہائی دلائی۔

دادا جان مرحوم کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اور حضور کی حفاظت کی ڈیوٹی ادا کرنے کا ایک لمبے عرصے تک موقع ملا اور حق یہ ہے کہ آپ کی یہ خدمت مثالی رنگ رکھتی ہے سن ۱۹۳۴ء کے احرار ایجی ٹیشن کے وقت سب سے پہلے محافظ خاص ہمارے دادا جان ہی مقرر ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلوک آپ کے ساتھ ہمیشہ مشفقانہ رہا اور دادا جان نے بھی فدائیت اور اخلاص کا نمونہ دکھایا بارہا دفعہ حضرت مصلح موعودؓ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم اور دادا جان نے اکٹھے ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھایا۔ گو حضرت دادا جان کی حیثیت ایک محافظ کی تھی لیکن یہ رنگ دراصل محافظ کا نہیں بلکہ آپ ایک وفا شعار اور جانباز عاشق کا رنگ رکھتے تھے۔ اور حضور نے بھی آپ کے اس اخلاص کی ہمیشہ قدر کی۔ ۱۹۴۵ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر انتظام پہرہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جب ایک محافظ تھا تو وہ میرے آگے پیچھے زیادہ رہا کرتا تھا۔ جب دو ہوئے تو ان کا آگے پیچھے رہنا کم ہو گیا۔ چار ہوئے تو ان میں سے اکثر غائب رہنے لگ گئے۔ آٹھ ہو جائیں گے تو غالباً کوئی بھی نہیں رہے گا۔ درحقیقت غلطی یہ ہے کہ کسی اصول کے ماتحت کام نہیں کیا جاتا اگر ایک شخص زیادہ اخلاص کا اظہار کرتا تھا اور وہ چوبیس گھنٹے پہرہ کے لئے تیار رہتا تھا۔ تو بجائے اس کے کہ اس کو ڈانٹا جاتا اس کو کام سے علیحدہ کیا جاتا اس کی قدر کرنی چاہئے تھی مگر اخلاص کی قدر کرنے کی بجائے آدمیوں کی تعداد پر کام کا انحصار رکھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ خواہ تم آٹھ پہرہ دار کر دیا سولہ بیس کر دو یا چالیس کام ہمیشہ اخلاص کے نقطۂ نگاہ سے ہی ہوگا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء)

حضرت دادا جان کے متعلق حضور کے یہ الفاظ آپ کے اخلاص مستعدی اور فدائیت کی دلیل ہیں۔ دادا جان نے حضور کے یہ زریں الفاظ فریم کرا کے اپنے کمرہ میں آویزاں کر رکھے تھے۔

دادا جان کے سب سے بڑے بیٹے یعنی میرے نانا جان ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب ٹل ضلع کوہاٹ میں پریکٹس کرتے تھے علاقہ غیر وزیرستان میں بعض ظالموں نے انہیں علاج کی غرض سے بلایا اور دھوکہ سے راستہ میں پیچھے سے رائفل کی گولی سے شہید کر دیا۔ حضور کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انتہائی صدمہ پہنچا۔ ان کی اہلیہ شہید مرحوم کی لاش ربوہ لائیں۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا حضور سے ملاقات پر حضور نے انتہائی ہمدردانہ سلوک کرتے ہوئے فرمایا کہ محمد احمد میرا بیٹا تھا۔

ایک دفعہ قادیان میں دادا جان کو بغیر منظوری حضرت اقدس اس خدمت سے فارغ کر دیا گیا دادا جان مرحوم اپنا سامان اٹھائے گھر تشریف لائے پوچھنے پر اتنا فرمایا کہ اب میں اپنا کام کروں گا۔ عصر کے وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا ایک کارکن آیا۔ اور پیغام لایا کہ حضور نے آپ کو یاد فرمایا ہے اور یہ بھی کہ حضور نے آپ کی سبکدوشی پر اظہار ناراضگی فرمایا ہے حالانکہ دادا جان نے اس واقعہ کا کسی سے ذکر تک نہیں کیا تھا اور نہ ہی کسی کی شکایت کی تھی۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تحریک جدید کے معاونین خصوصی

(قسط نمبر ۶)

اس سے قبل معاونین خصوصی تحریک جدید کی پانچ قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب چھٹی قسط حاضر ہے فہرست ھذا جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ سندھ و ملتان پر مشتمل ہے۔ سابقہ فہرستوں کے لئے الفضل مورخہ ۳۰/۵ ، ۷ و ۳۱/۵ ، ۱۷ ، ۱۸/۵ ، ۲/۶ ، ۲۲/۶ ملاحظہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | مکرم شیخ محمد حنیف صاحب | کوئٹہ |
| ۲ | " ملک ممتاز احمد صاحب | کوئٹہ |
| ۳ | " شیخ محمد اقبال صاحب | کوئٹہ |
| ۴ | " چوہدری نعمت اللہ صاحب انڈس ڈائننگ فیکٹری | حیدر آباد |
| ۵ | " چوہدری مرزا خان صاحب | حیدر آباد |
| ۶ | " اقبال احمد صاحب | چمبڑ |
| ۷ | " چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد | احمد آباد اسٹیٹ |
| ۸ | " فضل کریم صاحب | پھیرو چیچی |
| ۹ | " احسان اللہ صاحب | نبی سر روڈ |
| ۱۰ | " چوہدری فضل احمد صاحب | نصرت آباد |
| ۱۱ | " صوبیدار ملک نذر محمد صاحب | سانگھڑ |
| ۱۲ | " ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر | ملتان |
| ۱۳ | " چوہدری منظور احمد صاحب | ملتان |
| ۱۴ | " سیٹھ رشید الدین و صلاح الدین صاحبان | ملتان |
| ۱۵ | " الحاج عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی | نواب شاہ |
| ۱۶ | " ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب | قاضی احمد ضلع نواب شاہ |
| ۱۷ | " بشیر احمد صاحب بنگالی | کراچی |

## سالہائے سابق کا ریکارڈ

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ | کوئٹہ |
| ۲ | " چوہدری محمد عالم صاحب باجوہ | کراچی |
| ۳ | " مرزا نذیر احمد و مرزا عبدالحمید صاحبان | میرپور خاص |
| ۴ | " چوہدری محمد خان صاحب | نبی سر روڈ |
| ۵ | " چوہدری محمد علی صاحب باجوہ | باندھی |
| ۶ | " محمود احمد صاحب سنوری | کوئٹہ |
| ۷ | " ملک عمر علی صاحب (مرحوم) رئیس ملتان | ملتان |
| ۸ | " ڈاکٹر عبدالکریم صاحب (مرحوم) سابق امیر ملتان | ملتان |
| ۹ | " چوہدری عبداللطیف صاحب حرم گیٹ | ملتان |

عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ ان احباب کی عدم شمولیت کی وجہ سے جو کمی واقع ہو گئی ہے اس کی تلافی کا اہتمام فرمائیں

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اسی ماہ جولائی کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عبدالعزیز تجویز فرمایا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (عبدالستار کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

# قائدین خدام الاحمدیہ پرچے جلد بھجوائیں

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحان ۲۹ جولائی ۷۳ء کو منعقد ہو چکے ہیں۔ جملہ قائدین حل شدہ پرچے فوری طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## دعائے مغفرت

۱۔ میرے بھائی غنی بخش صاحب ۷ جولائی کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(ہدایت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ)

۲۔ خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ امام الدین صاحب ۲۳ جولائی کو چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

## نوٹس داخلہ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ

۱۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ۔ سہ سالہ ڈپلومہ کورس برائے Associate Engineer عمر ۱۵ تا ۱۹ سال یکم اکتوبر ۱۹۷۳ء کو

۲۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ بہاولپور۔ سہ سالہ ڈپلومہ کورس برائے Associate Engineer عمر ۱۵ تا ۱۹ سال یکم اکتوبر ۱۹۷۳ء کو
آخری تاریخ ۱۰/۹/۷۳

۳۔ سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات سہ سالہ کورس برائے Associate Engineer عمر ۱۵ تا ۱۹ سال یکم ستمبر ۱۹۷۳ء کو آخری تاریخ ۲۰/۸/۷۳۔ جملہ تفاصیل و کوائف درخواست فارم بھیجنے کے طریق کے متعلق پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۳ء ملاحظہ فرمائیں پی ٹی ۲۹/۷/۷۳

(ناظر تعلیم)

## درخواست دعا

۱۔ محترم عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال کے برادر نسبتی مکرم عبدالرشید صاحب انگلینڈ میں ہائی بلڈ پریشر اور ان کی اہلیہ صاحبہ اپنڈے سائٹس کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار سینٹ جیمز ہسپتال لندن ایس ڈبلیو نمبر ۱۲ میں بباعث بندش پیشاب داخل ہے پراسٹیٹ گلینڈز کا اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (کیپٹن محمد حسین چیمہ لندن)

۳۔ خاکسار کی جائیداد کے سلسلہ میں بعض مقدمات دائر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کامیاب فرمائے اور میری پریشانیوں کو دور کرے۔

(میاں چراغ دین ضلع سوبھا سنگھ۔ ریلوے سٹیشن)

۴۔ میرے پھوپھا جان محترم محمد مستری لطیف صاحب آف محمود آباد کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(منیر احمد جاوید سیکرٹری ایریا۔ ربوہ)

**قائدین مجالس اپنی اپنی مجلس کی جولائی کی رپورٹیں جلد مرکز کو ارسال کریں۔ مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لجنات اماء اللہ توجہ کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر نو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے گزشتہ سال لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ کے بجٹ پر بہت زیادہ بوجھ پڑا ہے اس سال اس کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام لجنات اپنا بجٹ جلد از جلد پورا کریں۔ چندہ ناصرات الاحمدیہ اور چندہ سالانہ اجتماع میں ابھی بہت کمی ہے۔ ناصرات الاحمدیہ سے باقاعدہ چندہ لیا کریں۔ اسی طرح ممبرات لجنہ سے فی ممبر ایک روپیہ سالانہ کے حساب سے اجتماع کا چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔ اور پوری کوشش کریں کہ ۳۰ ستمبر تک بجٹ پورا ہو سکے۔

اسی طرح مجلہ لجنہ سپیکس، تاریخ لجنہ جلد سوم اور بیجز کی بنوائی پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہت خرچ کیا ہے۔ لجنات ان کتب کی تحریک کریں۔ اور ان کا آرڈر دیں۔ بیجز بھی منگوائیں ورنہ سال ختم ہونے کے بعد کوئی چیز نہ مل سکے گی۔ ہر احمدی گھرانہ میں ایک ایک کاپی مجلہ اور تاریخ کی ہونی چاہیئے ورنہ تاریخ لجنہ جلد اول کی طرح وہ بھی نہ مل سکے گی۔ لجنہ سپیکس انگریزی جاننے والے طبقہ میں لجنہ کا تعارف کروانے کے لئے بہت مفید چیز ہے ابھی تک بہت کم فروخت ہوا ہے۔ شعبہ اصلاح و ارشاد کے سپرد گزشتہ سال مجلہ اور لجنہ سپیکس کی خرید اور تقسیم کا کام کیا گیا تھا۔ اس کی طرف توجہ کریں۔

## افسوسناک وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم مرغوب احمد خان صاحب لندن کا چھوٹا فرزند عزیز محمد علی اطہر بعمر ساڑھے تین سال ۲۲ جولائی ۱۹۷۳ء کو لندن میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم حضرت ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی مرحوم کا پوتا اور محترم جناب مولوی عبدالمجید صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کا نواسہ تھا۔ عزیز غیر معمولی طور پر ذہین اور خوبصورت و حسین تھا اس کی وفات والدین کے لئے اور تمام خاندان کے لئے از حد صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ عزیز و اقارب بچہ کے والدین اور علی الخصوص والدہ کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ اپنی جناب سے اجر عظیم بخشے اور اپنے افضال و انعامات سے حصہ وافر عطا کرے نیز نعم البدل عطا کرے آمین۔

(خاکسار مسعود احمد دہلوی۔ ربوہ)

## ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

عزیزم ملک تسنیم احمد ابن مکرم ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خان نے امسال ملتان بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۶۹۷ نمبر حاصل کر کے ضلع بھر میں اول اور ملتان بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے عزیز موصوف حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کا نواسہ اور مکرم ملک عزیز محمد صاحب ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خان کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(اقبال احمد ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

## باہمی الفت و محبت

بقیہ ص ۳

ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے۔ یہی وجہ ہے میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا میرے ساتھ پیوند کرے" (اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء)

ہمیں آپس میں باہمی الفت و محبت و اخوت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ہر ایک کے ساتھ نرمی اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے کہ اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیں بزرگوں اور مسکینوں کی عزت کریں عاجزوں سے تعظیم سے پیش آئیں کسی کے ساتھ شرارت اور ٹھٹھا نہ کریں۔ اور زمین پر تکبر سے چلنے کی بجائے غریبی سے چلیں اور خداوند کریم سے عہد کریں کہ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور اپنے تئیں ہر شر سے بچائیں گے اور تکبر جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے اور ہمیشہ اپنے رب سے ہی ڈرتے رہیں گے۔

## مجالس انصار اللہ کے سالانہ تربیتی اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع حیدر آباد کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۵-۲۶ اگست ۱۹۷۳ء کو بمقام حیدر آباد شہر منعقد ہو گا۔ جس میں مرکزی نمائندہ بھی شرکت کرے گا۔ ان شاء اللہ ضلع حیدر آباد کی جملہ مجالس کے اراکین انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

(۲)

مجلس انصار اللہ چک ۸۶ ج ب شہباز پور ضلع لائل پور مورخہ ۵ ستمبر بمقام انوار اپنا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ جس میں مرکزی نمائندہ بھی شرکت کرے گا۔ ان شاء اللہ۔ مجلس انصار اللہ کے جملہ اراکین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## واہ کینٹ میں ایک وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی کہ اس نے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی (ہر دو حلقے) اسلام آباد اور ٹیکسلا کے تعاون سے مسجد کی چھت ایک مثالی وقار عمل کے تحت ڈالی۔

۱۷ جون کو مجلس اور جماعت نے چھت ڈالنے کا پروگرام بنایا چھت کی لمبائی ۸۰ فٹ اور چوڑائی ۶۰ فٹ تھی۔ راولپنڈی اور اسلام آباد سے کل ۸۰ خدام اور ٹیکسلا سے ۲۵ خدام تشریف لائے جب کہ مقامی طور پر خدام و انصار کی تعداد ۱۱۰ تھی۔

آدھی سے کم چھت ڈالنے کے بعد بچے مزدوروں کو کام سے فارغ کر دیا گیا تب خدام نے کام سنبھالا اور خدا کے فضل سے تین گھنٹے کی مسلسل جانتوڑ محنت سے چھت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

راولپنڈی کے خدام اور مقامی خدام نے بلا امتیاز عہدہ جس طرح کام کیا وہ ایک قابل تقلید مثال ہے احباب ان خدام و انصار کے لئے جنہوں نے اس میں حصہ لیا دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد جاوید قائم مقام قائد واہ کینٹ)

## موسمی تعطیلات اور اساتذہ کرام

وقف عارضی کی بابرکت اور مفید سکیم جماعت میں قرآنی علوم کی ترویج و ترقی کا شاندار کام کر رہی ہے اس بابرکت تحریک کو احمدی اساتذہ اور طلبہ کا تعاون ہمیشہ حاصل ہوتا ہے امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جولائی اور اگست میں بہت سے اساتذہ نے اس میں شرکت اختیار کی ہے۔ ایسے اساتذہ اور طلبہ جو ابھی تک اس میں شرکت کی سعادت حاصل نہیں کر سکے ان کے لئے ابھی موقع ہے کہ وہ وقف عارضی کے لئے اپنی خدمات پیش کر کے اجر و ثواب حاصل کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

## درخواست دعا

روزنامہ الفضل کی وساطت سے جملہ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل و عیال کا متولی و متکفل ہو اور ہمیں ہر قسم کے غم و حزن سے نجات دے اور اپنی رحمت سے نوازے اور دین کی ترقی کے لئے پوری مستعدی سے فعال زندگی عطا فرمائے۔

خاکسار (صاحبزادہ) عبدالسلام ٹوپی۔
ضلع مردان